ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)
ماخذ تحقیقی مجلہ

حسنین خان سواتی
پی۔ ایچ۔ ڈی، اردو، (سکالر) ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
محمد لیاقت
ریسرچ سکالر، پی ایچ ڈی اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
شازیہ بی بی
پی۔ ایچ۔ ڈی، اردو (سکالر) ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

اردو ہندکو غزل میں باہمی اشتراکات: ایک مطالعہ

Hasnain khan Swati
Phd Urdu, Scholar Hazata University, Mansehra
Muhammad liaqat
Phd Urdu, Scholar, Hazata University, Mansehra
Shazia Bibi
Phd Urdu, Scholar, Hazata University, Mansehra

Urdu Hindko Ghazal Mutual Contributions: Research and Critical Study

Ghazal is a prominent characteristic of both Urdu and Hindko poetry. Hindko Ghazal imitates Urdu ghazal's theme, Haitian, and artistic merits. Indeed, Hindko language is older in age than Urdu, but its poetic literature succeeds Urdu language poetry. Hindko Ghazal culture owes its popularity to the seasoned poets of Urdu Ghazal. Due to which rules and traditions of Urdu Ghazal were largely copied on as-is basis into Hindko Ghazal. This fact enhanced the quality of Hindko Poetry, and helped it rise as a well-known genre of Hindko literature. Hence, this phenomenon illustrates that there is a clear basis for research work into the commonalities of Hindko and Urdu Ghazal.

Key Words: *Urdu, Hindko, Poetry, Ghazal, Commonalities.*

شاعری موسیقی اور انسان ابتدائے آفرینش سے ایک دوسرے سے اس طرح بندھے ہوئے ہیں کہ اس تثلیث کے کسی ایک زاویے کی کمی دوسرے کو ادھورا کر دیتی ہے۔یوں لگتا ہے انسان کے خمیر میں ایک ردم Rhythm گوندا ہوا ہے جس نے انسان کی ذات کا روپ دھار کر اسے فطری آہنگ کی میراث سے آمیز کر دیا

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ہو۔شاید اسی لیے اولین انسان نے دیوتاؤں کی خوشنودی اور Submition کے لیے شاعری اور موسیقی کا سہارا لیا۔شاعری کی ایک معروف صنف غزل ہے گو کہ اس کا آغاز عربی سے ہوا اور روایات کے مطابق عربی قصیدہ کی تشبیب نے غزل کا روپ دھارا لیکن اردو میں اس کا ورود فارسی کے ذریعے ہوا۔رفتہ رفتہ اس صنف نے اردو کی تمام اصناف پر فوقیت حاصل کر لی۔غزل کی مقبولیت میں آئے دن اضافہ ہوتا رہا اور آج غزل اردو شاعری کی نمائندہ صنف ہے۔اردو غزل کے متعلق ڈاکٹر محمد یونس لکھتے ہیں:

> "غزل تخیلی تجربوں کی زبان بولتی ہے۔غزل کو جذبات کی گرما گرمی اور خیال کی رنگارنگی کو الفاظ میں بھر کر تخلیقیت کی چاک پر سے گزار دیتا ہے یعنی کہ تخیل سے حاصل شدہ مشاہدات شاعر کے رگ وپے میں سرایت کے بعد اس کے باطنی جذبات میں حلول کر جاتے ہیں اور جب کبھی شاعر کی ذات کو کوئی منظر،واقعہ،جذبہ،حادثہ یا خیال جھنجھوڑتا ہے--------------- -----شعری پیکروں میں اپنی نمودپذیری کو یقینی بنا دیتے ہیں۔"(۱)

محققین نے غزل کے مندرجہ ذیل معنی بیان کیے ہیں۔عرب میں نوجوان عورتیں گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر مل بیٹھ کر سوت کاتتی تھیں اور مل کر جو گیت گاتی اس کو غزل کہا جاتا تھا۔غزل کی زبان میں سچائی ہوتی ہے،غزل اس آہوے صحرائی کی چیخ سے مشابہت رکھتی ہے جس کو شکاری کتے دبوچ لینے والے ہوتے ہیں،آہوئے صحرائی سے مراد ایسا معشوق ہے جس کو زمانے کے حوادث معلوم نہ ہوں اور چیخ جو نکل جاتی ہے وہ بناوٹ سے پاک ہوتی ہے اور دل سے نکلی ہوئی سچی چیخ ہوتی ہے۔اس کے علاوہ بھی مختلف محققین نے غزل کے کئی معنی بیان کیے ہیں۔بعض ناقدین ادب نے اسی نسبت سے غزل کو ایسی شعری صنفِ ادب قرار دیا ہے جس میں عشق و محبت کے موضوعات بیان کیے جائیں،محبوب کے خدوخال کی تعریف کی جائے اور سخن عاشقانہ کیا جائے۔

ڈاکٹر سید عبداللہ نے غزل کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا وغیرہ سے ہٹ کر اسے ہیٔت قرار دیا ہے۔غزل کے اشعار مختلف الخیال ہونے کی وجہ سے پروفیسر رشید احمد صدیقی نے کہا تھا کہ غزل اردو شاعری کی آبرو ہے۔لیکن اسے بے آبرو کرنے کی کوشش بار بار ہو چکی ہے۔اس کا اشارہ غزل کے مخالف مکتبہ فکر کے شعراءوادباء کی طرف تھا جنہوں نے اسے کبھی نیم وحشی صنف سخن قرار دیا تو کبھی بے تکلف اس پر لعن طعن کرتے رہے۔جوش ملیح آبادی تو غزل کو بے ربط،بے ڈھنگی گفتگو سے تعبیر کرتے ہیں۔ان تمام مخالفتوں کے باوجود غزل اردو ادب میں ایک صدابہار

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

صنف کے طور پر مقبول ہے۔جب بھی اس صنف کی مخالفت اپنے عروج پر ہوتی ہے کوئی ایسا غزل گو منظر عام پر آجاتاہے جس کی شاعری میں موجود امکانات معترضین کو خاموش ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

غزل کی سب سے بڑی خوبی یہ کہ اس کے ایک شعر میں بڑی سے بڑی خوبی کو بیان کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس صنف کی ایک نمایاں خصوصیت اس لیے بھی ہے کہ ایجازواختصار شاعر اگر قادرالکلام ہو تو اختصار کے ساتھ علامات ،کنایات، تشبیہات،استعارات اور تلمیحات کے سہارے سے دومصرعوں میں آفاقی کیفیت پیدا کر سکتاہے۔شاعر چند الفاظ کو عمدہ ترتیب دینے سے اپنے داخل سے خارج اور خارج سے داخل کی طرف سفر کر سکتاہے۔غزل کے چند مصرعوں پر مشتمل شعر میں اکثر اوقات نظم سے زیادہ وسعت، ندرت اور نفاست ہوتی ہے۔غزل کا ہر خالص شعر اپنی جگہ پر آزاد اور مکمل اکائی ہوتا ہے۔اسی وجہ سے غزل کی جذباتی اور فکری کائنات وسیع وعریض ہوتی ہے۔غزل اپنے اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے مطلع، مقطع، قافیہ اور ردیف پر مشتمل ہوتی ہے۔جس غزل میں ردیف نہیں ہوتی اسے غیر معروف غزل کہا جاتا ہے۔اس میں اشعار کی تعداد پانچ سے لے کر سترہ اشعار تک ہونے کی شرط ہوتی ہے۔

موجودہ دور میں اردو غزل میں صنف عشق اور عورتوں سے اظہار محبت کے علاوہ مذہبی، فلسفیانہ، حکیمانہ، سائنسی واخلاقی اور تہذیبی موضوعات بھی زیر بحث لائے جا رہے ہیں۔غزل اردو زبان وادب کی مایہ ناز اور معرکتہ الآراصنف ہے۔برصغیر میں اردو شاعری کی ابتدا دکن سے ہوئی اور بہت عرصہ تک ولی کو اردو شاعری کا باوا آدم سمجھا جاتا رہا لیکن بعد میں قلی قطب شاہ کا دیوان سامنے آیا تو انہیں اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر تسلیم کیا گیا ہے۔لیکن ولی نے اردو غزل کو ہندوستان کی تہذیب اور یہاں کی فضا سے روشناس کرانے اور کسی حد تک فارسی اثر کم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ولی نے اروغزل کی روایات قائم کی ولی دکنی کے متعلق محمد خان اشرف لکھتے ہیں:

> ”ولی اردو غزل گو شعرا میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے اردو کا وہ پہلا شاعر ہے جس نے غزل کے جملہ امکانات کا جائزہ لیا اور انھیں اپنی شاعری میں برتا اس نے غزل کو موضوع زبان وبیان اور ہئیت کے لحاظ سے ایک مکمل روایت بخشی۔“(۲)

ولی دکنی کے علاوہ آج تک متعدد شعراءادب نے اس صنف میں طبع آزمائی کی۔ان میں معروف مومن خان مومن ،خواجہ حیدر علی آتش، میر تقی میر اور غالب سے لے کر احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی، فیض احمد فیض، اور سب سے بڑھ کر پاکستان کے قومی شاعر علامہ اقبال نے غزل کی صنف کو آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ اس میں شاندار اضافے بھی کیے۔علامہ محمد اقبال کے متعلق نجیب جمال لکھتے ہیں:

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

" اقبال نے نہ صرف اردو غزل کے کلاسیکی سرمائے سے استفادہ کیا بلکہ ان کے مزاج کی انفرادیت نے نئی نئی اصطلاحات، نئے نئے رموز و علائم کا ایک ذخیرہ بھی مہیا کیا وہ علامات واستعارات جو روایتی انداز میں استعمال ہونے سے اپنی توانائی کھو چکے تھے اقبال نے انھیں نئے مفاہیم سے آشنا کیا۔"(۳)

جدید اردو غزل کے گیسو سنوارنے والوں میں دو بڑے نام جگر مراد آبادی اور حسرت موہانی کے ہیں۔ اور ان کے بعد ناصر کاظمی اور ان کے چند معاصرین نے غزل کی روایت کو آگے بڑھایا ان کے بعد اردو غزل کا جدید تر دور ہے۔اس دور میں شکیب جلالی، عبدالحمید عدم، احمد مشتاق، احمد فراز، قتیل شفائی، باقی صدیقی، پروین شاکر، ظفر اقبال ادا جعفری اور سلیم کوثر کے نام اہمیت کے حامل ہیں۔

ہر زبان کی طرح ہندکو شاعری کے قدیم نمونے بھی مذہبی اور اخلاقی مضامین میں ملتے ہیں۔لیکن رفتہ رفتہ ذات بھی اس کا حصہ بننے لگی اور پھر یہ مضامین پھیلتے ہوئے پوری زندگی کا احاطہ کرنے لگے جذباتی زندگی سے لے کر سماجی زندگی تک ایک تسلسل قائم ہو گیا۔اور اسی طرح ہندکو شاعری نے اپنا وہ مقام پا لیا جو کسی بھی زبان کی قابل اعتناء شاعری کا خاصہ ہوتا ہے۔ہندکو غزل کے متعلق ڈاکٹر اعجاز راہی لکھتے ہیں:

"حرفی، چاربیتہ، سٹھریوں کی جگہ ۱۹۷۰ء کے بعد دیگر اصناف سخن غزل، نظم، قطعے نے لے لی تھی اور اس اجتہاد کے لیے رضا ہمدانی کا نام سرفہرست ہے---------- چنانچہ ۱۹۷۰ء کے بعد آنے والے شعری مجموعوں میں غزل کی برتری واضح دکھائی دیتی ہے۔"(۴)

ہندکو میں غزل کا ابتدائی نمونہ محمد جی وانجیارا کے ہاں پایا جاتا ہے جو کہ ایک موسیقی کار تھا انہوں نے گانے کے لیے کئی غزلیں تحریر کیں۔ان کی غزل کا ایک شعر:

"یاری لائی اے سکھلی پر نبھانی او کھی اے
آتش عشق والی لگے تا بجھانی او کھی اے"(۵)

ہندکو زبان میں غزل اردو ادب سے آئی۔غزل ہندکو شاعری کی جدید اصناف میں شمار ہوتی ہے۔ہندکو ادب کے قدیم دور میں نظم (حمد، نعت، منقبت، مناجات) مرثیہ، نوحہ سلام، مثنوی، چاربیتہ، حرفی، قطعہ اور رباعی وغیرہ پہلے دور سے ہی مستعمل تھیں۔جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو ہندکو شاعری میں غزل کی صنف زیادہ

مقبول ہو گئی۔ ہند کو غزل کی ہیئت، تکنیک اور مزاج وہی ہے۔ جو اردو غزل کا ہے، بلکہ یوں کہنا درست ہو گا کہ ہند کو غزل اردو غزل کی روایات کی آمین ہے۔ ہند کو غزل کے متعلق ڈاکٹر ممتاز منگلوری لکھتے ہیں:

> "غزل ہندکو شاعری کی جدید اصناف سخن میں شامل ہے۔ (نظم، حمد، مناجات) مرثیہ، نوحہ، سلام، مثنوی، چاربیتہ، حرفی، قطعہ، اور رباعی وغیرہ ہند کو کے پہلے دور ہی سے مستعمل تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد ہند کو شاعری میں غزل کی صنف زیادہ استعمال ہونے لگی۔ ہند کو غزل کی ہیئت، تکنیک اور مزاج وہی ہے جو اردو غزل کا ہے۔"(۶)

ہند کو زبان و ادب کے تقریباً سبھی شعراء نے ہند کو شاعری کے ساتھ ساتھ اردو شاعری میں اپنے جوہر دکھائے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اردو فارسی کی تمام اصناف کو ہند کو ادب میں برتنے میں کسی پس و پیش سے کام نہیں لیا۔ جس کی وجہ سے اردو غزل ان کے مزاج کا حصہ بن چکی تھی۔ اسی وجہ سے ہند کو غزل کی عمارت بھی انہی بنیادوں پر تعمیر ہوئی۔ ۱۸۷۰ء کے بعد ہند کو غزل میں کئی نام ایسے ہیں۔ جو ہند کو غزل کے روشن مینار ہیں۔ ان میں رضا ہمدانی، جوہر میر، فارغ بخاری، عزیز اختر وارثی، ناز دورانی، افضل چشتی، یوسف رجا چشتی، خاطر غزنوی، مختار علی نیئر، نذیر تبسم، فرید عرش، خادم ملک، اور نبی بخش گوہر نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ہند کو ہزارہ کی نمائندہ زبان ہے یہاں پر ہند کو شاعری نے ۱۸۷۰ء کے بعد ترقی پذیر ہوئی۔ یہاں کے معروف غزل گو شعراء میں حیدر زمان حیدر، بشیر احمد سوز، خالد خواجہ، آصف ثاقب، یحییٰ خالد، صوفی رشید، مقرب آفندی، سلطان سکون، اور الطاف پرواز شامل ہیں۔ اردو اور ہند کو غزل میں تکنیکی اور موضوعاتی اعتبار سے انسلاک پایا جاتا ہے۔ اردو غزل کے معروف غزل گو شاعر احمد فراز کی غزل کے چند اشعار:

ہوئی ہے شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تو	کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر تو
مری مثال کہ اک نخل خشک صحرا ہوں	ترا خیال کہ شاخ چمن کا طائر تو
میں جانتا ہوں کہ دنیا تجھے بدل دے گی	میں مانتا ہوں کہ ایسا نہیں بظاہر تو(۷)

احمد فراز اردو غزل میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ان کی غزل کا اصل اور خاص موضوع عشق ہے ان کی غزلوں کا لب و لہجہ سادہ اور دھیما ہوتا ہے۔ مگر ان کی سادگی میں بھی پرکاری موجود ہے۔ احمد فراز کی غزلوں میں یاسیت ہے مگر قنوطیت نہیں۔ تقسیم وطن کے حالات واقعات کی وجہ سے سوز و گداز بھی ہے۔ ان کی غزلوں میں

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ایک چیخ، ایک تمدن کی گونج اور ایک ثقافت کا آشوب درج ہے اسی طرح ہندکو زبان کے شاعر فارغ بخاری کی غزل میں بھی یہی عناصر ملتے ہیں۔ ان کی ہندکو غزل کے چند اشعار:

لاکے بے درداں نل یاری — سولی تے ہر رات گزاری
تیرا ساڈا میل اے پیاری — خوشبو دے نال ہوادی یاری
ترس گئے بے خواب دریچے — کسے نہ اندر جھاتی ماری
اسی تالٹ داماں آن یارو — لٹ دے جاؤ واری واری
ساڈے کے وے اسی پیارے — نہ سرکاری نہ درباری (۸)

ہندکو غزل کے معروف شاعر جمیل اختر اعوان ہندکو شاعری میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کی غزل کے چند اشعار دیکھیں:

پھلاں والے ہاراں نچ کنڈے کیوں پروندے او — ساڈے ہو کے رہندے اونہ ہور کسے دے ہوندے او
پھلاں وانگنڑ نازک اوپر مندیاں خوئیاں والے او — لکھ گلاں سنڑا کے اساں آپے بیہہ کے روندے او
کے تساں دامیں گمایا کے تساں تکلیف دتی اے — جائی جائی بیہہ کے میرے کپڑے ایویں تو
نہدے او (۹)

ہندکو زبان وادب کے معروف غزل گو شاعر ایم اسماعیل اعوان کی غزل کے چند اشعار:

اکھیاں دے وچ ہلکا سرمہ ہونٹھاں تے دنداسے — رب کرے کہ وت نہ پچھن اج کسی دے پاسے
اللہ کردا انج نہ آندی بچپن بعد جوانی — میں اُجلا تہریا یاواں نی کَج نا آپڑے کاسے
رب کرے کہ ہک دن تیری ٹھِج دے تِیلے ٹٹن — وَت میں دیکھاں کنج چھپاسیں نی شرمیلے ہاسے (۱۰)

مندرجہ بالا سطور میں یہ بات بیان گئی ہے کہ جن شعرائے ادب نے ہندکو زبان میں شاعری کی ہے وہ پہلے اردو زبان میں طبع آزمائی کر چکے ہیں۔ اس طرح اردو زبان کے مشہور غزل گو شاعر سلطان سکون بھی ہیں، جنھوں نے اردو شاعری کے ساتھ ساتھ اپنی مادری زبان میں بھی شاعری کی اور خاص طور پر غزل کو اپنا موضوع بنایا۔ سلطان سکون نے بذات خود بڑی حسرت میں زندگی بسر کی ہے لیکن ان کی شاعری میں اس ذاتی دکھ کے بجائے مجموعی معاشرتی دکھ کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ ان کی غزل کے دو اشعار:

ہمیں تو اوروں کے دکھ بھی نڈھال رکھتے ہیں — نہیں کہ رہتے ہیں اپنے دکھ پر افسردہ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

کوئی سنائے تو سنتا ہوں درد مندی سے کہ دکھ کسی کا ہو لگتا ہے ہو، بہو بہو میرا (۱۱)

سلطان سکون کی ہندکو غزل سے اسی طرح کا ایک شعر جس میں درد مندی اور کرب کی گونج سنائی دیتی ہے:

کَہلی مُلی جندڑی کوئی بھی نینھ دردی کوڑے سارے ناطے ملے جگراتے

دِلا اُتے زور کیتا فکراں خیالاں سکی سڑی باتی آں چھک چھک بالاں

بوہے دئیاں چھتیھاں بچو اُٹھ اُٹھ پہالاں اللہ جانے اج ہوسی کڑھے ویلے لُو (۱۲)

ہندکو زبان کے ایک اور معروف شاعر آصف ثاقب جنھوں نے اردو شاعری کے ساتھ ساتھ ہندکو زبان میں بھی عمدہ غزلیں تحریر کی ہیں۔ ان کی اردو غزل کے اشعار:

کوئی گلاب سے کہہ دے زبان لہو نہ کرے ہمارے یار کے لہجے میں گفتگو نہ کرے

کوئی بُرا تو نہیں ہم سے دوستی کرنا یہ کام غیر بھی کر جائیں ایک تو نہ کرے (۱۳)

آصف ثاقب جس طرح اپنی اردو شاعری کے ذریعے امن ومحبت اور باہمی اخوت کا درس دیتے ہیں، بالکل اسی طرح ان کی ہندکو شاعری میں بھی اسی طرح کے مضامین تحریر ہیں جن میں محبت کے پھول کھلتے ہیں، ان کی ہندکو غزل کے اشعار:

تھوڑی جئی خفگی نہ اتنی بدھا نکے جئے پترے کو ٹھول نہ کریں

فتنے دی جڑا کو مکا ثاقب سُنبلا دے بوٹے کو شرول نہ کریں (۱۴)

جدید دور میں ہندکو غزل کا معروف شاعر مضطر تاتاری، فارغ بخاری، رضا ہمدانی، جوہر میر، اور خاطر غزنوی، محسن احسان، اُستاد غلام رسول گھائل، ڈاکٹر مرتضیٰ اختر جعفری، سعد اللہ ناز دورانی، مقبول اعجاز اعجازی، جلیل احمد کمال ناز سیٹھی، صابر حسین امداد، اور دیگر کئی شعراء نے غزلوں کے مجموعے تحریر کیے۔ علاوہ ازیں ہزارہ میں بھی کئی غزل گو شعراء نے غزل کے میدان میں مقبولیت حاصل کی جن میں آصف ثاقب، یحیٰی خالد، حیدر زمان حیدر، ارشاد شاکر اعوان، افتخار ظفر، جعفر سید، سلطان سکون، عبد لغفور ملک، عاصی رضوی، اشرف راہی، رحیم سلطان رحیم، خافظ عاجز، پرواز تربیلوی، خالد خواجہ اور بشیر احمد سوز کے نام زیادہ معروف ہیں۔ ہندکو غزل میں سینکڑوں مجموعے چھپ چکے ہیں۔ چند کے نام درج ذیل ہیں:

برگی چھاں (محمد زید) ہندکو غزلاں دی سوغات (اورنگزیب غزنوی)

کونجاں (خاطر غزنوی) سوچاں تے جگراتے (منیر حیدر)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

مٹی دے بت	(آغا جوش)	منیار جام	(آغا جوش)
نویاراواں	(فارغ بخاری)	مٹھے ڈنگ	(فارغ بخاری)
ترمے ترمے	(رضا ہمدانی)	لیکھ	(تاج سعید)
کھورے سچ	(صابر حسین امداد)	پھل تے کنڈے	(پرواز تربیلوی)
پیار پیلکھے	(یحیٰ خالد)	چپ تماشا	(محمد فرید)
تصویراں	(ثریا حسام حر)		

اس طرح اگر ہم ہندکو شاعری کا جائزہ لیں تو اس بات پر فخر ہوتا ہے کہ اڑھائی سو سال کی تاریخ کے ساتھ شعری رفاقت نہ صرف یہ کہ ایک فطری ارتقاء کا پتہ دیتی ہے بلکہ اس رنگ ڈھنگ اور آہنگ کے رمتاخیز بھی ہے۔ جو اظہار کی معنویت کو تحریر کی سہولت گزشتہ صدی کے آخری نصف میں نصیب ہوئی مگر مخطوطوں اور بیاضوں کی صورت شاعری کے تسلسل اور شاعروں کا پتہ دیتی ہے اور قدیم شاعری کی عظمت سے روشناس کراتی ہے۔ اردو اور ہندکو غزل کے ان نمونوں کو سامنے رکھتے ہوئے یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ہر دو زبانوں میں لکھی جانے والی غزل فنی محاسن اور ہئیتی اعتبار سے دنوں زبانوں میں اشتراک موجود ہے۔ اردو ہندکو غزلیہ شاعری میں ہر شعر کی اپنے طور پر معنوی اکائی ہونے اور ردیف قافیے کے برتاؤ کے حوالے سے مشترک صفات پائی جاتی ہیں۔

حوالہ جات

(۱) ڈاکٹر محمد یونس، ''اردو غزل میں انسانی مسائل کی عکاسی'' مقالہ پی ایچ ڈی، شعبہ اردو کشمیر یونیورسٹی سرینگر، ۲۰۲۱ء، ص۱۶

(۲) محمد خان اشرف، '' دیوان ولی'' مرتبہ: محمد خان اشرف وحسرت موہانی، مکتبہ میری لائبریری، لاہور، ۱۹۶۵ء ص ۱۳

(۳) نجیب جمال، ''اقبال اور کلام اقبال'' مرتبہ: مرزا ظفر الحسن و شفیق خواجہ، ادارہ یادگار غالب کراچی ۱۹۷۷ء، ص ۲۰

(۴) ڈاکٹر اعجاز راہی، ''ہندکو ادب کا تعارف'' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، س، ن، ص ۸۲

(۵) پروفیسر خاطر غزنوی، ''پشتو، ہندکو، توروالی'' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، س، ن، ص ۲۴۱

(۶) ڈاکٹر ممتاز منگلوری، ''مختصر تاریخ وزبان واب ہندکو'' مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۰ء، ص ۴۲۸

(۷) ”جدید اردو غزل“ خدابخش اورنٹیل پبلک لائبریری پٹنہ، ۱۹۹۵، ص ۱۶۱

(۸) ڈاکٹر ممتاز منگلوری، ”مختصر تاریخ زبان و ادب ہندکو“ مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۰ء، ص ۴۲۹

(۹) پروفیسر جمیل اختر اعوان ”ادبی مجلہ کاغان“ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ایبٹ آباد ۶، ۲۰۰۵، ص ۲۳

(۱۰) ایم اسماعیل اعوان، ”میری ہندکو نثر تے نظم“ گندھارا ہندکو بورڈ پشاور، ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۵

(۱۱) قمر زمان ”سلطان سکون شخصیت اور فن“ اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۲ء، ص ۵۴

(۱۲) ایضاً، ص ۹۵

(۱۳) احمد حسین مجاہد، ”آصف ثاقب شخصیت اور فن“، اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۲۱ء، ص ۶

(۱۴) ایضاً، ص ۱۵۵